صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات یکم ستمبر 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات یکم ستمبر 2016ء 28 ذیقعد 1437 ہجری یکم تبوک 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 200

سابقہ گناہوں کی بخشش

حضرت خالد بن ولیدؓ نے قبول اسلام کے بعد رسول اللہؐ سے درخواست کی کہ میں نے اسلام کے خلاف جو کارروائیاں کر کے گناہ کیا ہے اس کی معافی کے لئے دعا فرمائیں۔ آپؐ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ خالد کی پچھلی تمام لغزشوں کو جو اس سے تیرے دین کی مخالفت میں سرزد ہوئیں معاف فرما۔ حضرت خالدؓ کہتے ہیں خدا کی قسم جس دن سے میں نے اسلام قبول کیا اس دن سے رسول خدا ﷺ نے میرے اور دوسرے صحابہ کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا۔ ہر موقعہ پر دوسرے صحابہ کے ساتھ شریک فرماتے تھے۔ حضرت خالدؓ کے مدینہ میں رہنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے اپنے مکانوں میں سے جو حارثہ بن نعمانؓ نے رسول اللہ ﷺ کو پیش کئے تھے ایک مکان مرحمت فرمایا۔

(سیرت حلبیہ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

''دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جلشانہٗ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں ...... باذنہ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف موید مطلوب ہے۔''

''دنیا میں دو قسم کے دکھ ہوتے ہیں۔ ایک قسم دکھ کی وہ ہے...... کہ ان میں تسلی دی جاتی ہے اور صبر کی توفیق ملتی ہے۔ فرشتے سکینت کے ساتھ اترتے ہیں۔ اس قسم کے دکھ نبیوں اور راستبازوں کو ملتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور ابتلا آتے ہیں...... مگر دوسری قسم دکھ کی وہ ہے جس میں یہی نہیں کہ دکھ ہوتا ہے بلکہ اس میں صبر و ثبات کھویا جاتا ہے۔ اس میں نہ انسان مرتا ہے نہ جیتا ہے اور سخت مصیبت اور بلا میں ہوتا ہے۔ یہ شامت اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔...... اس قسم کے دکھوں سے بچنے کا یہی طریق اور علاج ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتا رہے......۔

(ڈائری حضرت مسیح موعود 6 مارچ 1904ء)

''میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔

پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں۔ وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا...... ان کی تاریکی اور تنگ گذرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہران کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پُر ہو جائیں۔''

''میں دعویٰ سے کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ اگر انسان ...... دعا کے راز سے آگاہ ہو جاوے تو اس میں اس کی بڑی ہی سعادت اور نیک بختی ہے اور اس صورت میں سمجھو کہ گویا اس کی ساری ہی مرادیں پوری ہوگئی ہیں ورنہ دنیا کے ہم و غم تو اس قسم کے ہیں کہ انسان کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ ...... بہت سے لوگ ہوں گے جن کو نصیحت بری لگے گی اور وہ ہنسی کریں گے لیکن وہ یاد رکھیں کہ آخر ایک وقت آجائے گا کہ وہ ان باتوں کی حقیقت کو سمجھیں گے اور پھر بول اُٹھیں گے کہ افسوس ہم نے یونہی عمر ضائع کی۔ لیکن اس وقت کا افسوس کچھ کام نہ دے گا۔ اصل موقع ہاتھ سے نکل جائے گا اور پیغام موت آجائے گا۔''

(الفضل 7 مارچ 2015ء)

خصوصی درخواست دعا

محترمہ شوکت گوہر صاحبہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بہن محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ گائناکالوجسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ لندن میں علیل ہیں۔ تاحال Ventilator پر ہیں اور حالت بدستور اسی طرح ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ ڈاکٹر صاحبہ کو معجزانہ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

عشرہ تعلیم

خدا کے فضل سے نظارت تعلیم فروغ تعلیم کے سلسلہ میں دن رات کوشاں ہے۔

پہلا تعلیمی عشرہ 21 تا 30 ستمبر 2016ء کو منایا جا رہا ہے۔ اس عشرے میں تمام سیکرٹری تعلیم جماعت کوشش کریں کہ درج ذیل امور کی طرف توجہ رہے۔

☆ تمام طلبہ/ طالبات کے کوائف اکٹھے کئے جائیں با قاعدہ رجسٹر تیار کیا جائے۔

☆ ڈراپ آؤٹ طلباء/ طالبات سے خصوصی طور پر ملا جائے ایسے طلبہ جنہوں نے گزشتہ 3 سالوں میں بارہویں کلاس سے پہلے تعلیم ترک کی ہوئی ہے انہیں دوبارہ تعلیم جاری کرنے کے لئے کہا جائے۔ حضور انور نے فرمایا: ''ہر احمدی بچہ کم از کم ایف اے ضرور پاس کرے۔''

☆ سیمینارز، کوچنگ کلاسز اور کونسلنگ کی جائے۔

☆ سکول میں اول، دوئم، سوئم آنے والوں کو انعامات دینے کی تقریبات کی جائیں۔

☆ لائبریریوں کا قیام عمل میں لایا جائے جن میں درسی کتب رکھی جائیں۔

☆ حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خطوط خصوصی طور پر لکھوائے جائیں۔

☆ میٹرک انٹرمیڈیٹ کے رزلٹ اکٹھے کریں۔

☆ امداد طلباء کیلئے خصوصی توجہ دی جائے وعدہ جات اور ان کی ادائیگی کی بھرپور کوشش کی جائے۔

☆ اپنی کارکردگی کی رپورٹ عشرہ کے بعد سیکرٹریان تعلیم اضلاع کی وساطت سے مرکز بھجوائی جائے۔

☆ سیکرٹریان تعلیم اضلاع اپنی ماہانہ رپورٹ کے ساتھ عشرہ کی رپورٹ بھجوائیں۔ (نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ...... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ...... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 6 روپے

مکرم عطاء النور صاحب

پیراگوئے اور کیمن آئی لینڈز

جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے دو نئے ممالک

امسال جلسہ سالانہ یوکے 2016ء کے دوسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو نئے ممالک پیراگوئے اور کیمن آئی لینڈز کا جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا اعلان فرمایا۔ ان ہر دو ممالک کا مختصر تعارف احباب جماعت کی خدمت میں پیش ہے۔

پیراگوئے

پیراگوئے براعظم جنوبی امریکہ کے وسط میں واقع ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ اسی لئے اسے جنوبی امریکہ کا دل کہتے ہیں۔ براعظم جنوبی امریکہ کے دو ہی ممالک ایسے ہیں جنہیں سمندر نہیں لگتا ایک بولیویا اور دوسرا پیراگوئے۔ پیراگوئے کا مجموعی رقبہ 406,752 مربع کلومیٹر ہے جو پاکستان کا نصف بنتا ہے اور کل آبادی تقریباً 7 لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ **پیراگوئے کا مطلب وہاں کی مقامی زبان گوارانی میں پانی سے پیدا ہوا کے ہیں۔** پیراگوئے کے شمال اور مشرق میں برازیل، شمال جنوب میں بولیویا اور جنوب میں ارجنٹینا واقع ہے۔ پیراگوئے میں دو دریا ہیں جو شمالاً جنوباً ملک کے عین وسط سے گزرتے ہیں۔ سولہویں صدی سے پہلے پیراگوئے میں گوارانی لوگ رہا کرتے تھے اس کے بعد ہسپانوی آئے۔ پھر 14 مئی 1811ء میں یہ ملک سپین سے آزاد ہوا جسے بعد میں پے در پے ڈکٹیٹروں نے اپنے تصرف میں رکھے رکھا۔ 1864ء تا 1870ء یہ ملک خانہ جنگی کا شکار رہا اور نہ صرف اس ملک نے اپنا رقبہ گنوایا بلکہ 60 سے 70 فیصدی افراد بھی اس جنگ کا لقمہ اجل بن گئے۔ پیراگوئے کی سرکاری زبان گوارانی اور ہسپانوی دونوں ہے۔ اس ملک کا دارالحکومت آسوشین (Asucion) ہے۔ جو ملک کا سب سے بڑا شہر ہے اور ملک کی ایک تہائی آبادی بھی یہیں بستی ہے۔

موسم:

پیراگوئے کے دو ہی موسم ہیں ایک گرم جو اکتوبر سے مارچ تک رہتا ہے دوسرا سرد جو مئی سے اگست تک رہتا ہے۔ جنوری کا مہینہ سب سے گرم ہوتا ہے جس میں انتہائی درجہ حرارت 29 ڈگری تک رہتا ہے جبکہ سردیوں میں درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے تک جا گرتا ہے۔ ہوا اور بارش یہاں خوب ہوتی ہے۔

معیشت:

پیراگوئے کی معیشت گزشتہ چند سالوں سے مستحکم ہو رہی ہے۔ پیراگوئے سویابین کی پیداوار کے حوالے سے دنیا کا چوتھا بڑا ملک ہے۔ اسی طرح سٹیویا (سٹیویا کے پتوں سے حاصل ہونے والی مٹھاس) اور تنگ آئل (جو سیاہی اور وارنش میں استعمال ہوتا ہے) کی پیداوار کے لحاظ سے یہ دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے۔ مکئی کی برآمدات کے حوالے سے یہ دنیا میں چھٹے، گندم کی برآمدات میں دسویں اور گوشت کی درآمدات میں پیراگوئے دنیا کا آٹھواں بڑا ملک ہے۔

صنعت:

اس ملک کی صنعت معدنیات جیسے سٹیل، لوہا، سیمنٹ پر انحصار کرتی ہے اور اس صنعت سے ملک کی 25 فیصدی زرمبادلہ وابستہ ہے۔

مذہب:

مذہب کے لحاظ سے یہ ملک عیسائی ہے۔ ایک اندازہ کے مطابق 90 فیصدی رومن کیتھولک، 6 فیصدی پروٹیسٹنٹ، ایک فیصد دیگر عیسائی فرقے، ایک فیصد مقامی انڈگوس مذہب اور باقی دو فیصد افراد بہائی مسلمان اور مورمن وغیرہ ہیں۔

تہذیب وتمدن:

تہذیب وتمدن کے لحاظ سے یہ ملک یورپی اور خاص کر ہسپانوی تہذیب وتمدن میں رنگا ہوا ہے۔

تعلیمی نظام:

خواندگی کے لحاظ سے اس ملک کے 94 فیصدی افراد تعلیم یافتہ ہیں۔ جہاں پرائمری تک تعلیم بالکل مفت ہے۔ جس میں 9 سال لگتے ہیں۔ اس کے بعد 3 سال سیکنڈری کی تعلیم اور پھر یونیورسٹی سسٹم ہے۔

کیمن آئی لینڈز

کیمن آئی لینڈز برطانوی حکومت کے تحت مغربی کیریبین سمندر میں واقع ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ جس کا کل رقبہ 264 مربع کلومیٹر اور آبادی محض 60 ہزار انفاس پر مشتمل ہے۔ رقبہ کے لحاظ سے یہ اسلام آباد سے تین گنا چھوٹا بنتا ہے۔

کیمن آئی لینڈز کی سرکاری زبان انگریزی ہے۔ یہ ملک تین جزیروں پر مشتمل ہے جس میں گرینڈ کیمن، کیمن براک اور لٹل کیمن ہیں۔ یہ ملک کیوبا کے جنوب میں واقع ہے۔ اس کے مشرق میں جمیکا اور مغرب میں بیلیز، ہونڈرس وغیرہ چھوٹے ممالک واقع ہیں۔ اس ملک کا صدر مقام جارج ٹاؤن ہے اور جہاں ملک کی نصف آبادی رہتی ہے۔

یہ جزیرہ نما ملک 17ویں صدی تک غیر آباد تھا۔ 1670ء میں میڈرڈ معاہدہ کے تحت کیمن آئی لینڈز اور جمیکا برطانیہ کے حوالے کئے گئے۔ 1962ء تک یہ جزیرہ جمیکا کے زیر انتظام چلتا رہا پھر 1962ء میں جمیکا آزاد ہو گیا۔

موسم:

یہاں کا موسم بہت خوشگوار ہے۔ مئی سے اکتوبر تک گرمی پڑتی ہے اور بارشیں رہتی ہیں جبکہ نومبر تا اپریل موسم خشک رہتا ہے۔ خوشگوار اور مسحور کن نظاروں کی وجہ سے یہ ملک امراء کی آمد و رفت کا مرکز بنا رہتا ہے۔ یہاں کے زیادہ تر لوگ سیاہ و سپید اقوام کی مشترک نسلوں سے ہیں۔

مذہب:

زیادہ تر لوگ عیسائی ہیں جبکہ کچھ یہودی، ہندو اور مسلمان بھی یہاں آباد ہیں۔

یہ ملک کیریبین سمندر میں واقع سب سے امیر ملک ہے۔ جبکہ دنیا میں اس کا شمار 14ویں امیر ترین ملک کے طور پر ہوتا ہے۔ اس ملک میں سارا پیسہ سیاحت اور امراء کی سرمایہ کاری پر منحصر ہے۔ بینکنگ میں یہ دنیا کا پانچواں بڑا ملک شمار ہوتا ہے۔ تعلیم، سیاحت، کھیل اور دیگر شعبہ ہائے زندگی میں یہ ملک دنیا کے بہترین ممالک میں گنا جاتا ہے۔

لاطینی امریکہ۔ پیراگوئے اور کیمن آئی لینڈز اور ان کا ماحول

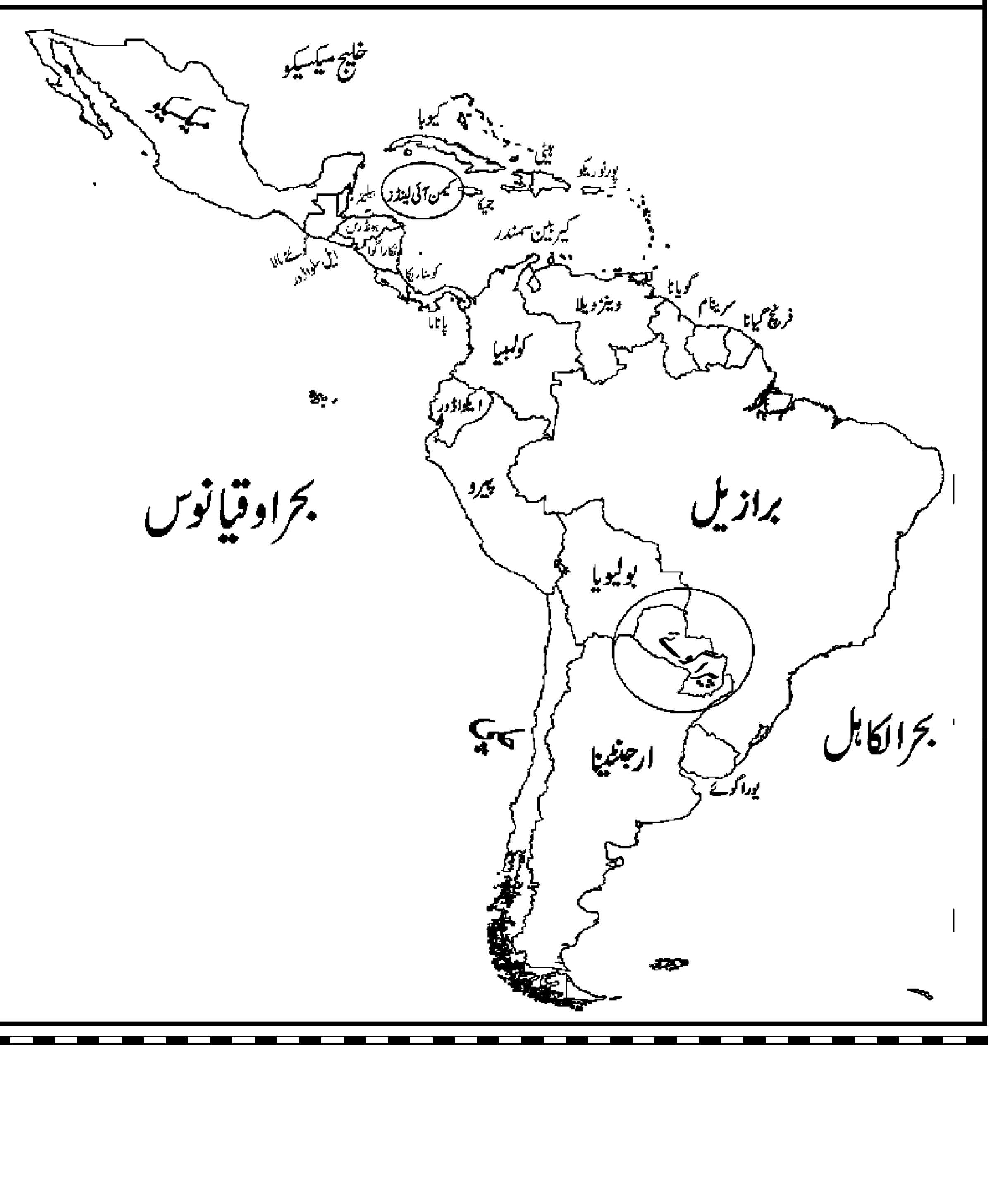

خطبہ عید الاضحیہ

عیدالاضحیٰ اور حج کا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں سے تعلق ہے۔ اس عید کا تعلق اس دَور سے ہے جب آدم کی اولاد میں جہاں ذاتی قربانی کے اعلیٰ معیار قائم ہوئے وہاں اپنے اہل کی قربانی کا نیا دَور بھی شروع ہوا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی میں جو کچھ ہمیں نظر آتا ہے اس کے انتہائی اونچے مقام ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتے ہیں جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے ذات کی اور اہل کی قربانی کر کے خانہ کعبہ کو بنایا، آپؐ نے اسے ہمیشہ کے لئے بتوں سے پاک کر کے توحید کے قیام کا مرکز بنا دیا اور تمام دنیا کو خانہ کعبہ کی طرف جھکانے والا بنا دیا اور بہت بڑی بڑی قربانیاں اس کے لئے دیں

تربیت کے ہر پہلو پر جب ہماری نظر ہوگی، جب نفس کو پاک کرنے کی طرف توجہ ہوگی تبھی ہم اپنی عملی حالتوں کی بہتری سے دعوت الی اللہ کے کام بھی کر سکیں گے

دین کی خاطر بعض اوقات اپنوں سے تعلقات کو بھی قربان کرنا پڑتا ہے۔ رشتہ داریوں کو بھی چھوڑنا پڑتا ہے۔ یہ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی دینی پڑی۔ لیکن اس سے بڑھ کر یہ قربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔ آپؐ نے جب قربانی کے یہ اعلیٰ معیار قائم کئے تو آپؐ کے صحابہ بھی اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے نہ صرف ہر قربانی کے لئے تیار ہوئے بلکہ بے دریغ قربانیاں دیں

قربانی کی عید سے یہ سبق لینا چاہئے کہ ہم نے اپنی اولاد کو قربانی کے لئے تیار کرنا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربانی کے لئے تیار کیا تھا تبھی تو وہ ذبح ہونے کے لئے تیار ہو گئے تھے

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے کثرت سے جماعت کے پھیلنے کی خوشخبری دی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسے لوگ کثرت سے عطا فرمائے گا جو قربانیوں کو بھی یاد رکھیں گے اور توحید پر قائم رہنے والے ہوں گے۔ توحید کو پھیلانے والے بھی ہوں گے اور اس کے لئے کسی قربانی سے دریغ بھی نہیں کریں گے

خطبہ عیدالاضحیہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 ستمبر 2015ء بمطابق 25 تبوک 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ عید کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا:

جیسا کہ ہم میں سے ہر ایک جانتا ہے کہ آج ہم عیدالاضحیٰ منا رہے ہیں۔ اس عید کا اور حج کا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں سے تعلق ہے۔ اس عید کا تعلق اس دَور سے ہے جب آدم کی اولاد میں جہاں ذاتی قربانی کے اعلیٰ معیار قائم ہوئے وہاں اپنے اہل کی قربانی کا نیا دَور بھی شروع ہوا۔ ذاتی قربانی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہلی دفعہ اس وقت دی جب توحید کے قیام کے لئے بتوں کو توڑ کر اپنوں کی مخالفت لے کر قربانی کی اور پھر آگ میں بھی ڈالے گئے، گو خدا تعالیٰ نے اس آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور آپ نے اپنے اہل کی قربانی اپنے بچے کو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہو کر کی۔ اسی طرح بچے نے اپنی قربانی کی۔ یہ قربانی ذبح کرنے کے لئے تیار ہونے کی صورت میں بھی تھی اور اپنے سے علیحدہ کرنے کی صورت میں بھی تھی۔ لیکن یہ ذبح کرنا یا ذبح کرنے کے لئے تیار ہونا شاید اس زمانے کے لئے ایسی بڑی قربانی نہ ہو جس زمانے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے کیونکہ اس زمانے میں انسانی جان کو قربان کرنے کا رواج تھا۔ لیکن اس قربانی کا معیار بلند ہوتا ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ تقریباً نوے سال کی عمر میں اولاد ملتی ہے اور اس اولاد کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ بیوی بچے کو ایک بے آب و گیاہ جگہ پہ آپ چھوڑ آتے ہیں۔ تو یہ اپنے اہل کی قربانی کا بڑا اونچا مقام ہے۔ کیونکہ ایسی جگہ جہاں نہ کھانے کو کچھ ہو، نہ پینے کو کچھ ہو، جنگلی جانوروں کا بھی خطرہ ہو، ایسے میں بیوی بچے کو چھوڑنا کوئی معمولی بات نہیں اور یہ کوئی چھوٹی قربانی نہیں ہے۔ لیکن یہ قربانی بھی کوئی انتہا نہیں ہے۔ یہ قربانی تو ابتدا تھی اس قربانی کی جس کی انتہا ہونی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بتانا تھا کہ میں انسان کو کس حد تک قربانی کے اعلیٰ معیاروں پر قائم کر سکتا ہوں۔ پس یہ انتہا ہوئی ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے۔ یہ انتہا ہوئی انسان کامل کے ذریعہ سے جس کے نمونے اور جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی میں نظر آتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی بیشک ہمارے لئے ایک نمونہ ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے سامنے ایک کامل اُسوہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی میں جو کچھ ہمیں نظر آتا ہے اس کے انتہائی اونچے مقام ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتے ہیں۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی میں جو واقعات گزرے اور جن امتحانوں سے انہیں گزرنا پڑا اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید اور نصرت فرمائی اس کے بلند نمونے اور زیادہ وسعت کے ساتھ نمونے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتے ہیں، حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''یہ محقق امر ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خُو اور طبیعت پر آئے تھے۔ مثلاً جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے توحید سے محبت کر کے اپنے تئیں آگ میں ڈال لیا اور پھر قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ ...... (الانبیاء:70) کی آواز سے صاف بچ گئے۔ ایسا ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تئیں توحید کے پیار سے اس فتنہ کی آگ میں ڈال لیا جو آنجنابؐ کے بعث کے بعد تمام قوموں میں گویا تمام دنیا میں بھڑک اٹھی تھی اور پھر آواز (-) (المائدۃ: 68) سے جو خدا کی آواز تھی اس آگ سے صاف بچائے گئے۔ ایسا ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن بتوں کو اپنے ہاتھ سے توڑا جو خانہ کعبہ میں رکھے گئے تھے۔ جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے بھی بتوں کو توڑا اور جس طرح حضرت ابراہیمؑ خانہ کعبہ کے بانی تھے ایسا ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کی طرف تمام دنیا کو جھکانے والے تھے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کی طرف جھکنے کی بنیاد ڈالی تھی۔ لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بنیاد کو پورا کیا۔ آپ نے خدا کے فضل اور کرم پر ایسا توکّل کیا کہ ہر ایک طالب حق کو چاہئے کہ خدا پر بھروسہ کرنا آنجناب (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) سے سیکھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس قوم میں پیدا ہوئے تھے جن میں توحید کا نام و نشان نہ تھا اور کوئی کتاب نہ تھی۔ اسی طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس قوم میں پیدا ہوئے جو جاہلیت میں غرق تھی اور کوئی ربانی کتاب ان کو نہیں پہنچی تھی۔ اور ایک یہ مشابہت ہے کہ خدا نے ابراہیمؑ کے دل کو خوب دھویا اور صاف کیا تھا یہاں تک کہ وہ خویشوں اور اقارب سے بھی خدا کے لئے بیزار ہو گیا اور دنیا میں بجز خدا کے اس کا کوئی بھی نہ رہا۔ ایسا ہی بلکہ اس سے بڑھ کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر واقعات

گزرے اور باوجودیکہ مکہ میں کوئی ایسا گھر نہ تھا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی شعبہ قرابت نہ تھا۔ (یعنی کہ جہاں جہاں رشتہ داری نہ تھی) مگر خالص خدا کی طرف بلانے سے سب کے سب دشمن ہو گئے اور بجز خدا کے ایک بھی ساتھ نہ رہا۔ پھر خدا نے جس طرح ابراہیمؑ کو اکیلا پا کر اس قدر اولاد دی جو آسمان کے ستاروں کی طرح بے شمار ہو گئی اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلا پا کر بے شمار عنایت کی اور وہ صحابہ آپ کی رفاقت میں دیئے جو نجوم السماء کی طرح نہ صرف کثیر تھے بلکہ ان کے دل توحید کی روشنی سے چمک اٹھے تھے۔‘‘

اب دیکھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے مشرکین نے آگ جلائی جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے بھی مثال دی اور اس میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے اس آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے بارش بھیجی اور وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی اور ابراہیم علیہ السلام اس آگ سے بچ گئے۔ مشرکین کیونکہ ظاہری چیزوں کو دیکھتے ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ آگ بھڑکانے کے بعد فوراً ہی بادلوں نے آکر بارش برسا دی ہے اور اسے ٹھنڈا کر دیا تو انہوں نے وہم میں مبتلا ہو کر کہ شاید یہی خدا کی مرضی ہے ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ دیا۔ لیکن مکہ والوں نے ناکامیاں دیکھنے کے باوجود لڑائی کی آگ دس سال تک بھڑکائی لیکن ناکام رہے۔ وہی لڑائیاں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلانے کے لئے کی گئی تھیں، آپ کو ختم کرنے کے لئے کی گئی تھیں وہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی اور کامیابی کا موجب ہوئیں۔ حضرت مسیح موعود وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ ...... کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

’’اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا ہے۔ (-) (المائدۃ:68) یعنی خدا تجھ کو لوگوں سے بچائے گا۔ حالانکہ لوگوں نے طرح طرح کے دکھ دیئے۔ وطن سے نکالا۔ دانت شہید کیا۔ انگلی کو زخمی کیا اور کئی زخم تلوار کے پیشانی پر لگائے۔ سو درحقیقت اس پیشگوئی میں بھی اعتراض کا محل نہیں کیونکہ کفار کے حملوں کی علت غائی (بنیادی مقصد ان کا) اور اصل مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زخمی کرنا یا دانت کا شہید کرنا نہ تھا بلکہ قتل کرنا مقصود بالذات تھا۔ سو کفار کے اصل ارادے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے محفوظ رکھا۔‘‘

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کا ثبوت ہے کیونکہ قرآن کریم کی یہ پیشگوئی ہے کہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ ...... (المائدۃ: 68) اور پہلی کتابوں میں بھی یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخر زمان کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہو گا۔‘‘

پس ابراہیم علیہ السلام کو وقتی طور پر آگ میں ڈالا گیا اور آگ بجھنے سے شگون لیتے ہوئے ان مشرکین نے دوبارہ آگ نہیں بھڑکائی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سالوں آگ بھڑکائی گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے پہلے اعلان کر دیا تھا کہ تم کوشش کر کے دیکھ لو کامیاب نہیں ہو گے اور وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ پس ایک چیلنج کے سامنے ہوتے ہوئے اس کا توڑ نہ کر سکنا چیلنج کرنے والے کی اصل کامیابی ہوتی ہے اور اس سے اس پیشگوئی کی بڑائی کا اظہار ہوتا ہے اور پھر ابراہیم علیہ السلام کی آگ تو اپنے خاندان یا قوم نے بھڑکائی تھی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بھڑکائی جانے والی آگ تو تمام قوموں اور اس وقت جہاں جہاں بھی دنیا میں آپ کا پیغام پہنچا وہاں بھڑکائی گئی بلکہ آج تک یہ آگ آپ کے خلاف بھڑکائی جارہی ہے اور مقصد اس آگ کے بھڑکانے کا کسی نہ کسی طرح آپ کے نام کو بدنام کرنا ہے۔ کسی طریقے سے (دین) کو بھی دوسرے مذاہب کی طرح نام نہاد مذہب بنانا ہے یا وہ مذہب بنانا ہے جو اپنی اصلیت میں نہیں ہے یا اس کی کوئی اصلیت نہیں۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ کا وعدہ اور چیلنج ہے کہ تم یہ نہیں کر سکو گے...... اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں غالب کرنا ہے۔ انشاءاللہ۔

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ توحید کے قیام کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے جذبات کی بھی اور اپنے بیوی اور بیٹے کی بھی قربانی کی اور انہیں مکہ میں لا بسایا جہاں نہ کھانے کو کچھ تھا، نہ پینے کو۔ لیکن خدا تعالیٰ کے حکم سے یہاں چھوڑنا اس لئے ضروری تھا کہ خدا تعالیٰ کے پہلے گھر کی پھر انہی بنیادوں پر تعمیر ہو جس کے نشان مٹ چکے تھے تاکہ پھر توحید دنیا میں پھیلے۔ جیسا کہ خانہ کعبہ کی تعمیر کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام دعا کر رہے تھے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ (البقرۃ: 128) اور جب ابراہیم اس خاص گھر کی بنیادوں کو استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی یہ دعا کرتے ہوئے کہ اے ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ پھر آگے یہ دعا ہے۔ (البقرۃ:129) اور اے ہمارے رب! ہمیں دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار امت پیدا کر دے اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس ان کی دعا نے قبولیت کا درجہ پایا۔ ذریت میں سے بہت سے فرمانبردار پیدا ہوئے۔ ایسے فرمانبردار جنہوں نے پھر ذریت میں انتہائی معراج پر پہنچنے والے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عبادت اور قربانیوں کے طریق سیکھے۔ جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد بیعت نبھایا اور توحید کے قیام اور خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کرنے کے لئے اپنی جانوں تک کی پرواہ نہ کی۔ جنہوں نے خدائے واحد کی پرستش اور عبادت کے لئے راتوں کی نیندوں کی پرواہ نہ کی اور اپنا خاص تعلق خدا تعالیٰ سے جوڑا۔ لیکن عبادتوں اور توحید کے قیام کے لئے یہ تڑپ تو انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سیکھی تھی۔ یہ انقلاب تو ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت اور دعاؤں سے آیا تھا کہ وہ باخدا انسان بن گئے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں اور دعاؤں نے جہاں ان جاہلوں کو باخدا انسان بنایا وہاں خانہ کعبہ جو آپ کی بعثت سے پہلے توحید کی بجائے شرک کی آماجگاہ بن چکا تھا اور سینکڑوں بُت اس میں تھے اسے بُتوں سے پاک کیا اور (-) (بنی اسرائیل:82)۔ پس حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل نے بھاگنا ہی ہے، کا نعرہ لگاتے ہوئے، اس کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے ایک ایک بُت کو پاش پاش کر کے خانہ کعبہ کو دائمی توحید کا مرکز بنا دیا۔ اور جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے ذات کی اور اہل کی قربانی کر کے خانہ کعبہ کو بنایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہمیشہ کے لئے بتوں سے پاک کر کے توحید کے قیام کا مرکز بنا دیا اور آپ کو تمام دنیا کو خانہ کعبہ کی طرف جھکانے والا بنا دیا اور بہت بڑی بڑی قربانیاں اس کے لئے دیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے کی بنیاد ڈالی تھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بنیاد کو پورا کیا اور ہمیشہ کے لئے یہی اب توحید کا نشان ہے۔ پس بنیادیں استوار کرنے کی ابتدا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی، حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ہوئی تاکہ توحید کا قیام ہو۔ تو اس کی انتہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہوئی اور اب تا قیامت اس نے توحید کا مرکز رہنا ہے (-)۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ لاکھوں لوگ حج کے لئے بھی جاتے ہیں۔ کروڑوں مسلمان خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خانہ کعبہ کی بنیاد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کیا۔

پھر حضرت مسیح موعود نے ایک مشترک بات حضرت ابراہیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بیان فرمائی کہ ابراہیم علیہ السلام کی قوم میں توحید کا نام و نشان نہ تھا اور کوئی کتاب نہ تھی۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس قوم میں پیدا ہوئے اس کی جہالت کی بھی انتہا تھی۔ وہاں بھی توحید کا نشان نہیں تھا۔ کوئی ربانی کتاب ان تک نہیں پہنچی تھی۔ لیکن جب کامل اور مکمل کتاب، جب آخری شرعی کتاب، جب تا قیامت جاری رہنے والی اور سب مضامین پر حاوی کتاب اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری تو آپؐ کی قوت قدسی سے جانوروں والی خصلت رکھنے والے جو جاہل اُجڈ لوگ تھے وہ انسان بنے۔ پھر تعلیم یافتہ انسان بنے۔ پھر باخدا انسان بنے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرتے ہوئے، اس کتاب سے تعلیم حاصل کرتے ہوئے، آپ سے علم و حکمت سیکھتے ہوئے، علم و معرفت میں عبور حاصل کرتے ہوئے، توحید کے علمبردار بنتے ہوئے دنیا کے رہنما بن گئے۔

جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک جگہ اس کا ذکر فرمایا ہے۔ فرماتا ہے کہ (-) (آل عمران:165) کہ یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان کیا جب اس نے ان کے اندر انہیں میں سے ایک رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِذْ بَعَثَ ...... کہ جب اس نے مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے ان کے اندر انہیں میں سے ایک رسول مبعوث کیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے پر چلیں جو کہ ان کی طرح اور ان میں سے ہی ہیں۔ پس (-) کا فرض ہے کہ آپ کے اُسوہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی روحانیت کو بلند کریں۔ امن اور سلامتی پھیلائیں۔ حکمت کی باتیں سیکھیں اور سکھائیں۔ مگر افسوس ہے کہ آج اس تعلیم کو (-) کی اکثریت نے بھلا دیا ہے اور اس وقت رہنمائی سے محروم ہیں۔ ...... کی باتوں کا اور توحید کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا اور جس نے تا قیامت پورے ہوتے رہنا ہے۔ اس لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو بھیجا جنہوں نے پھر ایک جماعت قائم کر کے اس سے ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ہر قربانی کے لئے ایک عہد لیا ہے۔ پس ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ اس کا اِدراک حاصل کرنے کے لئے سورۃ جمعہ میں ’’آخرین‘‘ پر ڈالی گئی اس ذمہ داری پر غور کرے۔ اللہ تعالیٰ کے احسان کی قدر کرے۔ اپنے عہد بیعت کو نبھانے کی حتی المقدور کوشش کرے اور ان لوگوں میں شامل ہو جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں کے مقصد کو جاننے والا اور اسے پورے کرنے والا ہو۔ ان لوگوں میں شامل ہو جو خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کرنے والا ہو۔ ان لوگوں میں شامل ہو جو توحید کے قیام کے لئے بھرپور کوشش کرنے والا ہو۔ ان لوگوں میں شامل ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرنے والا ہو۔ اگر اس طرف ہم توجہ کریں گے تبھی ہم ’’آخرین‘‘ کی اس فوج میں شامل ہوں گے جنہوں نے توحید کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنا ہے اور دنیا کو خانہ کعبہ کی طرف جھکنے والا بنانا ہے۔ خانہ کعبہ کی طرف جھکنے والا بنانے کے لئے پہلے خود اس کی طرف جھکنے کا حق ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ پس اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بلند کرنے کی ہم میں سے ہر ایک کو ضرورت ہے۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ یہ امن اور سلامتی کا گھر ہے۔ اگر اس گھر کی طرف منسوب ہوتے ہیں تو اپنے ہر عمل سے امن اور سلامتی پھیلانے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ آپس

میں محبت اور پیار کو بڑھانے کے لئے اپنے اندر کے تکبر کو نکالنے کے لئے ضرورت ہے۔

پس تربیت کے ہر پہلو پر جب ہماری نظر ہوگی، جب نفس کو پاک کرنے کی طرف توجہ ہوگی تبھی ہم اپنی عملی حالتوں کی بہتری سے (دعوت الی اللہ) کے کام بھی کرسکیں گے اور دنیا کو خانہ کعبہ کی طرف جھکنے والا بھی بنا سکیں گے۔ ورنہ خانہ کعبہ کی طرف ظاہری منہ پھیرنا اور اس کی طرف منہ کرکے عبادت کرنا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

...... پس ہم میں سے ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر صرف ظاہری چیزوں پر ہی اکتفا کرنا ہوتا تو مسیح موعود کے آنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کو خاص طور پر آخرین کے بارے میں خوشخبری دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ ظاہری کام، بکروں کی قربانی اور حج اور بظاہر نمازوں کی ادائیگی تو دوسرے (-) بھی کر ہی رہے ہیں لیکن پھر بھی (-) کی عمومی حالت انحطاط کا شکار ہوتی چلی جا رہی ہے۔ آج (-) کی مثالیں ظلم پھیلانے والوں کے طور پر دی جا رہی ہیں۔ ...... دونوں خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے عبادت (کرنے) کا دعویٰ کرتے ہیں۔ دونوں حج کے مناسک ادا کرتے ہیں۔ دونوں لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ ...... پڑھتے ہیں۔ پس جب ہم ایسی حرکتیں دیکھتے ہیں تو پھر ہر احمدی کی توجہ پہلے سے بڑھ کر اس طرف ہونی چاہئے کہ اس نے اس عید سے کیا سبق حاصل کرنا ہے۔ اس نے بکرے صرف گوشت کھانے کے لئے قربان نہیں کرنے بلکہ اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے کرنے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اور سب سے بڑھ کر ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کی روح کیا تھی۔ وہ ہمیں کیا سبق دینا چاہتے تھے۔ پس ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم کی حکومت کو اپنے پر لاگو کرنے کی ضرورت ہے کہ اس بات کا عہد ہم نے اپنے عہد بیعت میں حضرت مسیح موعود سے بھی کیا ہے۔ اس پر عمل ہی ہمیں کتاب کے پڑھنے کا حق ادا کرنے والا بنائے گا۔ تبھی ہم ان لوگوں میں شمار ہوسکیں گے جن کے دلوں کو خدا تعالیٰ نے دھویا۔ اپنے دلوں کو دھلوانے کے لئے پہلے ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف قدم بڑھانے ہوں گے تبھی ہم میں اور غیر میں ایک فرق نظر آئے گا۔

دین کی خاطر بعض اوقات اپنوں سے تعلقات کو بھی قربان کرنا پڑتا ہے۔ رشتہ داریوں کو بھی چھوڑنا پڑتا ہے۔ یہ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی دینی پڑی۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اس سے بڑھ کر یہ قربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔ مکہ کے ہر گھر میں آپ کا رشتہ اور تعلق تھا لیکن آپ کے دعویٰ کے بعد، آپ کے توحید کے قیام کے اعلان کے بعد سب نے آپ سے تعلق توڑا اور کسی رشتے کا پاس نہ کیا۔ کون سا ظلم تھا جو آپؐ پر روا نہ رکھا گیا ہو۔ لیکن آپ نے یہی اعلان فرمایا کہ توحید کے قیام سے میں کبھی نہیں ہٹ سکتا چاہے تم جتنا بھی مجھے لالچ دے دو۔ میرے ایک ہاتھ پر سورج رکھ دو اور دوسرے ہاتھ پر چاند رکھ دو تب بھی میں خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقصد کے لئے قربانی کرتا چلا جاؤں گا اور خدا تعالیٰ کے پیغام کو پھیلاتا چلا جاؤں گا۔ (السيرة النبوية لابن هشام صفحه 201 طلب ابی طالب الی الرسول ﷺ ...... دارالکتب العلمية بيروت 2001ء)

بیشک خانہ کعبہ کی تعمیر میں جو پتھر استعمال ہوئے ہیں ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ (یہ تو محض) پتھر ہیں لیکن اس گھر کا بہت اونچا مقام ہے کیونکہ یہ توحید کے قیام کی نشانی ہے۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قربانی کے یہ اعلیٰ معیار قائم کئے تو آپؐ کے صحابہ بھی اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے نہ صرف ہر قربانی کے لئے تیار ہوئے بلکہ بے دریغ قربانیاں دیں۔ پس ہم جو آخرین میں شمار ہوتے ہیں ہمیں بھی ان قربانیوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنے ہر رشتہ کو ثانوی حیثیت دیں۔

حضرت مسیح موعود کی جماعت پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل اور احسان ہے کہ وہ آپ کو ایسے جاں نثار عطا فرماتا رہتا ہے جو ہر قربانی کے لئے تیار ہوتے ہیں حتی کہ نئے آنے والے بھی اس قربانی کا مزہ چکھتے ہیں۔ **دو دن پہلے ہی تازہ الفضل میں ایک احمدی عرب کا بیعت کا واقعہ بیان ہو رہا تھا کہ احمدیت کی وجہ سے باپ نے اسے گھر سے نکال دیا۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔** نوکری سے فارغ کر دیا گیا۔ فوج میں تھا وہاں کورٹ مارشل ہوا۔ سختیاں کی گئیں۔ ماں ناراض ہوگئی۔ لیکن پھر بھی ایمان پر قائم رہا۔ اور ایسی مثالیں دنیا میں پھیلے ہوئے مختلف لوگوں کی ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں ہیں۔ پس جب تک ہم قربانیوں کے ان معیاروں پر قائم رہیں گے تو صحیح معنوں میں خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد کو نبھاتے رہیں گے۔ حقیقی عیدیں ان قربانیوں کو زندہ رکھنے سے ہی منائی جاسکتی ہیں۔

پس یہ بات ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ اپنی نسلوں کو بھی ان حقیقی عیدوں کا ادراک پیدا کروائیں۔ ان کی اس نہج پر تربیت کریں کہ وہ بھی ذاتی اور اہلی قربانی کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ ورنہ اگر یہ قربانیوں کی اہمیت کا تسلسل ہم نے اپنی اولادوں میں قائم نہ رکھا۔ اگر ہم خود اس کی اہمیت کو بھول گئے تو پھر انعامات سے بھی محروم کر دیئے جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جب خاندان اور عزیزوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑا تو کیا آپ اکیلے رہ گئے؟ نہیں۔ بلکہ آپ کو اس قدر اولاد دی جو آسمان کے ستاروں کی طرح شمار ہوگئی۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا اکیلے رہ گئے؟ نہیں۔ بلکہ آپ کو وہ مخلص اور فدائی اور ہر قربانی کے لئے تیار صحابہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے جو آسمان کے ستاروں کی طرح نہ صرف بڑی تعداد میں تھے، بڑی کثرت میں تھے بلکہ ان کے دل توحید کی روشنی سے ایسے چمک رہے تھے کہ دنیا کے ایک حصے نے بھی ان کی روشنی سے فیض پایا۔ جہاں جہاں وہ پہنچے اس روشنی کو پھیلاتے چلے گئے۔ پس آج ہمیں اس اہمیت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مصلح موعود نے ایک جگہ اس مقصد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ قربانی کی عید سے یہ سبق لینا چاہئے کہ ہم نے اپنی اولاد کو قربانی کے لئے تیار کرنا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربانی کے لئے تیار کیا تھا تبھی تو وہ ذبح ہونے کے لئے تیار ہوگئے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کہا نہیں تم دنبہ ذبح کر دو۔ اب دنبہ تو انسان کی جان کا بدل نہیں ہوسکتا اور نہ یہ کوئی ایسی قیمتی چیز تھی جو اُن کے بیٹے کے متبادل تھی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے تو دنبہ ایک معمولی چیز تھی کیونکہ ان کے پاس تو جانوروں کے ریوڑ تھے۔ کافی دولت مند تھے۔ جو شخص مہمانوں کے آنے پر فوراً ایک بچھڑا ذبح کرسکتا ہے اس کے لئے دنبہ ذبح کرنا تو معمولی چیز ہے۔ پس اس سے مراد یہ ہے کہ ہم اور ہماری اولادیں دنبے نہ بنیں۔ اپنے نفس کے دنبوں کو ذبح کریں۔ صرف دنیاوی لحاظ سے ہم اولاد کی تربیت نہ کریں، صرف ان کے کھلانے پلانے کا خیال نہ رکھیں، ان کو صحت مند نہ بنائیں بلکہ ان میں انسانیت پیدا کریں۔ اتنا پیار اور لاڈ نہ کریں کہ وہ صرف اپنی ذات تک ہی محدود ہو جائیں، ان میں انسانیت نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ نہ رہے۔ وہ اپنے مقصد پیدائش کو نہ پہچانیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کو دنبے کے ذبح کرنے کا کہہ کر اللہ تعالیٰ یہ سبق دینا چاہتا تھا کہ اپنی اولاد میں سے دنبہ پن ختم کرو گے تو وہ انعامات کی وارث بنے گی اور جب تک یہ ختم رہے گا وارث بنتی چلی جائے گی اور نبوت ان میں قائم رہے گی۔

پس اس نکتے کو ہم میں سے ہر ایک کو سامنے رکھنا چاہئے کہ اپنی اولاد کی صرف دنیاوی صحت کی طرف اور بہتری کی طرف ہم توجہ نہ رکھیں کہ اس سے ہمیں دنیاوی فائدے ہوں گے بلکہ ان کی تربیت، ان کو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا فہم و اِدراک، ان کو اخلاق حسنہ میں ترقی کرنے کی طرف توجہ دلانا، ان میں توحید کے قیام کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہونے پر توجہ پیدا کرنا، یہ ضروری چیزیں ہیں جو ہماری ذمہ داری ہے۔ اور یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب ہم خود بھی ان باتوں پر عمل کرنے والے ہوں گے۔ اور جب یہ ہوگا تو ہم آخرین کی اس جماعت میں شامل ہونے والے ہوں گے جس نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقصد کو پورا کرنا ہے۔ جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں کو یاد رکھتے ہوئے اپنی عیدوں کو منانا ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھی ...... کہا ہے اور آپ کو بھی کثرت سے جماعت کے پھیلنے کی خوشخبری دی ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ (-) یعنی میں تجھے آرام دوں گا اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا۔

پس اللہ تعالیٰ آپ کو ایسے لوگ کثرت سے عطا فرمائے گا جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی طرح قربانیوں کو بھی یاد رکھیں گے اور توحید پر قائم رہنے والے ہوں گے۔ توحید کو پھیلانے والے بھی ہوں گے اور اس کے لئے کسی قربانی سے دریغ بھی نہیں کریں گے۔ اپنے نفس کو دنبہ بنانے والے نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کی طرف ان کی توجہ ہوگی۔ صرف اور صرف دنیا ان کا مقصد نہیں ہوگا یا دنیا کا کمانا ان کا مقصد نہیں ہوگا بلکہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں گے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم ان لوگوں میں شامل ہوں جو اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا ہوگی۔ دعا میں دین کی خاطر مشکلات میں گرفتار لوگوں کے لئے دعا کریں۔ اسیرانِ راہ مولیٰ کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ جان کی قربانی کرنے والوں کے لئے، شہداء کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں کو بھی دین پر ہمیشہ قائم رکھے۔ اپنے اور اپنی نسلوں کے دین پر قائم رہنے کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم سے راضی ہو اور ہم سے وہ کام کروائے جو اس کی منشاء ہے۔ مالی قربانی کرنے والوں کے لئے بھی دعا کریں۔ ...... (-) کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی عقل اور سمجھ دے اور وہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ ظلم و تعدی سے باز آنے والے ہوں۔ زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں۔ خانہ کعبہ جو توحید اور امن اور سلامتی کا نشان ہے اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ (-) لیڈر بھی اور (-) رعایا بھی ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ (دین) کی خوبصورت تصویر دنیا کو دکھانے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے اور (دین) کے خوبصورت پیغام کو دنیا تک پہنچانے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے اور دنیا میں رہنے والا ہر شخص خدائے واحد کی عبادت کرنے والا بن جائے۔

حج کے دوران جو واقعات ہوئے ہیں، جو حادثہ ہوا ہے اس کے نتیجہ میں سینکڑوں افراد کی موت واقع ہوئی۔ ان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ کئی معصوم جانیں ضائع ہوئی ہیں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور اس کے بعد فرمایا:

سب کو عید مبارک ہو۔ جمعہ کے دن عید کے ساتھ گو اجازت ہے کہ جمعہ نہیں بھی پڑھا جاتا۔ ظہر کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ لیکن ہم ...... جمعہ ادا کریں گے......۔

Talh
201

نظم

دیدہ و دل میں کھول رہے ہیں درد کے اوقیانوس
مجبوروں کے ایشیا اور مزدوروں کے روس
تنہائی میں جل اٹھے ہیں یادوں کے فانوس
یاد کی جوت جگائی
تنہائی ، تنہائی

بنجر ٹیلوں میں اُگ آئے خواہش کے شہتوت
حال کے گلشن میں لا رکھا ماضی کا تابوت
بزم طرب میں ڈرتے ڈرتے آیا ایک اچھوت
کیوں ڈرتے ہو بھائی
تنہائی ، تنہائی

پت جھڑ کے طوفان میں پیلے پتے ہیں مجبور
وقت کا سینہ کھود رہے ہیں لمحوں کے مزدور
تنہائی میں چاند نے چوسے اشکوں کے انگور
آگ سے آگ بجھائی
تنہائی ، تنہائی

دھیان کی ٹہنی پر رقصاں ہیں من کے مور
لفظوں کے دروازے توڑ رہے ہیں گونگے چور
دشت کے سینے میں برپا ہے تنہائی کا شور
قیس نے ٹھوکر کھائی
تنہائی ، تنہائی

شعر کے گورے گال پہ نکلا تنہائی کا تل
لفظوں کے درویش کھڑے ہیں اُٹھ عزت سے مل
یاد کی گت پر ناچ رہے ہیں دروازوں کے دل
چیختی ہے شہنائی
تنہائی ، تنہائی

یہ کس کی تصویر کو جھک کر چوم رہے ہیں چاند
نیند کی نیّا ڈول رہی ہے جھوم رہے ہیں چاند
پانی کے پردیس میں تنہا گھوم رہے ہیں چاند
پار پون لہرائی
تنہائی ، تنہائی

کوٹھوں پر یوں سیر کو نکلی ہیں کس کی آشائیں
نچلی منزل والوں سے کہہ دو اوپر مت آئیں
تھک جائیں تو بھیگی آنکھوں سے تلوے سہلائیں
گھورتی ہے گہرائی
تنہائی ، تنہائی

روما کی دیواروں سے رستی ہے خون کی مے
سیزر کو جب مار چکو بولو سیزر کی جے
مصر کے مردہ خانوں میں اک ممی بول رہی تھی
ہنستا ہے سودائی
تنہائی ، تنہائی

وقت کی نیلی جھیل میں اٹھا لمحوں کا طوفان
انسانوں سے آن ملیں گے پھر واپس انسان
صحرا کے سینے میں جاگے آس کے نخلستان
دشت میں آندھی آئی
تنہائی ، تنہائی

چوہدری محمد علی

دو ضرب المثل اشعار

خندید و دستِ خویش بہ شمشیر بُرد وگفت
ہر مُلک مُلک ماست کہ مُلکِ خدای ماست

....

پسینہ موت کا ماتھے پہ آیا آئینہ لاؤ
ہم اپنی زندگی کی آخری تصویر دیکھیں گے

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 124014 میں عبدالرحمٰن

ولد ظہیرالدین بابر قوم.... پیشہ طالب علم عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالونی شاہ تاج شوگر مل ضلع و ملک منڈی بہاودین پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16 جنوری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔عبدالرحمٰن گواہ شد نمبر 1۔ظہیرالدین بابر ولد محمد صفدر گواہ شد نمبر 2۔شاہد احمد طور ولد مبارک احمد طور

مسل نمبر 124015 میں شہزاد احمد

ولد محمد شہباز قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-27 بیوت الحمد ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25 اپریل 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔شہزاد احمد گواہ شد نمبر 1۔محمد شہباز ولد محمد طفیل گواہ شد نمبر 2۔سہیل ممتاز ولد منظور احمد

مسل نمبر 124016 میں ہماء ناصر

زوجہ ناصر احمد ظفر قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 169/C دارالفتوح غربی گلی نمبر 8 ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30 اگست 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 1 تولہ 44 ہزار روپے (2) حق مہر 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ہماء ناصر گواہ شد نمبر 1۔ناصر احمد ظفر ولد ظفر احمد گواہ شد نمبر 2۔محمد ایوب ولد عبدالغنی

مسل نمبر 124017 میں مقبول احمد مانگٹ

ولد چوہدری محمد شفیع قوم مانگٹ پیشہ پرئیویٹ ملازمت عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 3-1/2 5 لاکھ 25 ہزار روپے (2) Bank Deposit ۔21 لاکھ 40 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 16 ہزار روپے ماہوار بصورت Bank Pro مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔مقبول احمد مانگٹ گواہ شد نمبر 1۔ ساجد منور ولد اللہ یار منور گواہ شد نمبر 2 ۔ سیف السلام عابد ولد محمد اسلم

مسل نمبر 124018 میں امتہ الرؤف

بنت محمد اختر قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلیم پور سیالکوٹ ضلع و ملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12 فروری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔امتہ الرؤف گواہ شد نمبر 1۔محمد اختر ولد محمد اصغر مرحوم گواہ شد نمبر 2۔ملک حامد احمد ولد ملک مبارک احمد

مسل نمبر 124019 میں عطاء القدوس

ولد عبدالکریم مرحوم قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم آباد ماجو چک ضلع و ملک Gujranwala,Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19 فروری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 6 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔عطاء القدوس گواہ شد نمبر 1۔سعید احمد بھٹی ولد نذیر حسین گواہ شد نمبر 2۔عبدالحئی ولد فضل کریم مرحوم

مسل نمبر 124020 میں یاسر احمد

ولد ناصر احمد قوم منہاس پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Sarak Pur Dhoneki ضلع و ملک Gujranwala, Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21 نومبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔یاسر احمد گواہ شد نمبر 1۔ صبیح الرحمٰن ولد حبیب الرحمٰن گواہ شد نمبر 2۔عمران حمید بٹ ولد حمید اللہ

مسل نمبر 124021 میں صولت تابش

ولد طارق محمود قوم کمبوہ جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 55 ضلع و ملک Okara، Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔صولت تابش گواہ شد نمبر 1۔بشیر احمد خان ولد مجید احمد خان گواہ شد نمبر 2 ۔طارق محمود ولد عصمت اللہ

مسل نمبر 124022 میں دانش محمود

ولد طارق محمود قوم.... پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 1-2-55 ضلع و ملک Okara,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔دانش محمود گواہ شد نمبر 1۔بشارت احمد ولد عبدالحکیم گواہ شد نمبر 2۔طارق محمود ولد عصمت اللہ

مسل نمبر 124023 میں نویدہ اسلم

بنت محمد اسلم قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chak 194/Rb Lathian Wala ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3 مارچ 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔نویدہ اسلم گواہ شد نمبر 1۔وقار احمد ولد محمد اسلم گواہ شد نمبر 2۔ برکت علی ولد عباس علی

مسل نمبر 124024 میں صباء اسلم

بنت محمد اسلم قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chak 194- Rb Lathian Wala ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3 مارچ 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔صباء اسلم گواہ شد نمبر 1۔ وقار احمد ولد محمد اسلم گواہ شد نمبر 2۔ برکت علی ولد عباس علی

مسل نمبر 124025 میں نصرت بیگم

زوجہ عبدالرؤف ناز مرحوم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3 جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 5 تولہ پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔نصرت بیگم گواہ شد نمبر 1۔عبدالعزیز منگلا ولد اللہ بخش منگلا گواہ شد نمبر 2۔قمر ریاض ولد ریاض احمد

مسل نمبر 124026 میں ملائکہ مریم

بنت وفا عباس قوم سیال پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27 جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ملائکہ مریم گواہ شد نمبر 1۔رومان عباس ولد وفا عباس گواہ شد نمبر 2 ۔محمد زکریا احمد ولد محمد صادق

☆............☆............☆

تاریخ عالم — یکم ستمبر

☆ **1907ء:** حضرت اقدس مسیح موعود نے دین کی خاطر زندگی وقف کرنے کی باقاعدہ تحریک فرمائی۔

☆ آج کا دن ایشیا، یورپ اور امریکہ کے مختلف ممالک میں عام طور پر سکولوں کا پہلا دن ہوتا ہے۔

☆ آج ازبکستان میں یوم آزادی منایا جارہا ہے۔ جس نے 1991ء میں سوویت یونین سے آزادی حاصل کی تھی۔

☆ **1145ء:** آج کے دن مشہور مسلمان جغرافیہ دان، سیاح اور شاعر ابن جبیر کی ولادت ہوئی۔ ابن جبیر کا تعلق اندلس سے تھا۔ جنہوں نے تیسری صلیبی جنگ کے عرصہ میں سفر مکہ کیا، حج کی سعادت پائی، ان کے احوال سفر اور پیش کردہ مشاہدات میں معاصرانہ تاریخ کی جھلکیاں ملتی ہیں۔ الغرض ابن جبیر کے سفر نامہ کا مطالعہ سلطان صلاح الدین ایوبی، صلیبی جنگ، سسلی، مذہبی ہم آہنگی وغیرہ کے متعلق معلومات سے پر ہے۔

☆ **1604ء:** حضرت بابا گرونانک صاحب کی طرف منسوب سکھ مت والوں کی تعداد دنیا بھر میں 27 ملین سے زائد بتائی جاتی ہے۔ آج کے دن سکھوں کی مذہبی کتاب ''آدی گرنتھ'' کا ایک نسخہ امرتسر میں واقع مشہور ''ہرمندر'' المعروف گولڈن ٹیمپل میں رکھا گیا۔

☆ **1715ء:** فرانس میں بادشاہ لوئیس 14 کی وفات ہوئی۔ موصوف 72 سال تک تخت پر موجود رہے، جو کسی بھی بڑے یورپی بادشاہ کے لئے طویل ترین عرصہ ہے۔

☆ **1902ء:** فرانس میں لوگوں کے لئے ایک فلم پیش کی گئی۔ جس کا نام تھا A Trip to Moon۔ غالباً یہ اولین سائنس فکشن فلم تھی۔

☆ **1923ء:** جاپان میں کانتو کا بڑا زلزلہ آیا۔ جس میں ٹوکیو اور یوکوہاما کی تباہی میں اندازاً ایک لاکھ سے زائد لوگ موت کے منہ میں چلے گئے۔

☆ **1952ء:** انگریزی ادب میں مختصر ناول The old Man and the Sea کا تذکرہ ناگزیر ہے۔ ایک بوڑھے مچھیرے کی بے مثل عزم و ہمت سے عبارت Earnest Hamingway کی اس تحریر کو آج کے دن Pulitzer انعام سے نوازا گیا۔ لیکن المیہ ملاحظہ ہو کہ اس نوبیل انعام یافتہ ادیب کی اپنی موت خودکشی کے سبب ہوئی۔

☆ **1961ء:** بلگراد میں دنیا کے غیر وابستہ ممالک کی تنظیم کا پہلا اجلاس ہوا۔

☆ **1969ء:** لیبیا میں ایک فوجی بغاوت سے معمر قذافی نے اقتدار حاصل کیا۔

(مرسلہ: مکرم طارق حیات صاحب)

مکرم عبدالحلیم سحر صاحب

پاکستان بمقابلہ انگلینڈ کرکٹ ٹیسٹ سیریز 2016ء

کرکٹ ایک باوقار اور خوبصورت کھیل ہے۔ خاص طور پر ٹیسٹ کرکٹ ہی کرکٹ کا اصل حسن ہے اعداد و شمار خواہ وہ انفرادی ہوں یا ٹیموں کی کارکردگی کے بارے میں ہوں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ اگست 2016ء میں ہونے والے اوول ٹیسٹ میچ میں پاکستان کو شاندار فتح حاصل ہوئی جس سے وہ یاد تازہ ہوئی جب 1954ء میں 12 سے 17۔ اگست تک کھیلے جانے والے اوول ٹیسٹ میں پاکستان نے 24 رنز سے کامیابی حاصل کی تھی اور یہ پاکستان کی انگلینڈ میں پہلی فتح تھی اور اس کامیابی میں پاکستان کے نامور باؤلر فضل محمود کا کردار سب سے نمایاں تھا۔ پاکستان نے اس ٹیسٹ کی پہلی اننگز میں 133 رنز اور دوسری میں 164 رنز بنائے۔ مقابلے پر انگلینڈ نے اپنی پہلی اننگز میں 130 رنز اور دوسری اننگز میں 143 رنز بنائے اس طرح پاکستان 24 رنز سے جیت گیا۔

پاکستان کے فاسٹ باؤلر فضل محمود نے انگلینڈ کی پہلی باری میں 30 اوورز کروائے جس میں سے 16 میڈن تھے اور 53 رنز دے کر 6 وکٹیں حاصل کیں۔ جب انگلینڈ کی دوسری اننگز شروع ہوئی تو ایک بار پھر فضل محمود کی تباہ کن باؤلنگ نے انگلینڈ کی ٹیم کو 143 رنز پر آؤٹ کر دیا۔ فضل محمود نے 30 اوورز کروائے جس سے 11 میڈن رہے کل 46 رنز دے کر 6 وکٹیں حاصل کیں اس طرح انہوں نے کل 12 وکٹیں حاصل کیں اور پاکستان کو اوول میں تاریخی فتح سے ہمکنار کیا۔ تقریباً 62 سال بعد اسی میدان میں پاکستان نے انگلینڈ کو 11 سے 15۔ اگست 2016ء کو کھیلے جانے والے ٹیسٹ میچ میں شکست دی ہے۔ پاکستان نے اپنی پہلی اننگز میں 542 رنز کا بڑا اسکور کیا اس سے قبل انگلینڈ کی ٹیم نے اپنی پہلی اننگز میں 328 رنز بنائے اس طرح پاکستان کو 214 رنز کی برتری حاصل ہوگئی۔ ان 542 رنز میں پاکستان کے سٹار بلے باز یونس خان نے 218 کی شاندار اننگز کھیلی اس میں 4 چھکے اور 29 چوکے شامل تھے اس طرح انہوں نے ٹیسٹ کرکٹ میں چھٹی ڈبل سنچری سکور کی پہلے میچوں میں اگر یونس خان کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے تو وہ وکٹ پر کھڑے ہو کر نہیں کھیل رہے تھے بلکہ ایک ٹانگ پر حرکت کر کے کھیلتے رہے اور تین بار لیگ سائیڈ پر فلک کرتے ہوئے وکٹ کے پیچھے آؤٹ ہوئے ان کی بیٹنگ کو دیکھتے ہوئے انڈیا کے مشہور بلے باز محمد اظہر الدین نے یونس خان کو فون کر کے اپنا سٹائل بدل کر وکٹ پر جم کر کھیلنے کا مشورہ دیا۔ یونس خان نے اس پر عمل کیا اور ایک بڑا اسکور کیا۔ تب یونس خان نے محمد اظہر الدین کو فون کر کے شکریہ ادا کیا۔ اگر غور کیا جائے تو پاکستان کے وکٹ کیپر سرفراز احمد بھی وکٹ پر دو تین قدم آگے بڑھ کر کھیل رہے تھے جو کہ ٹیسٹ کرکٹ میں یہ سٹائل کامیاب نہیں ہوتا لیکن چوتھے اور آخری میچ میں سرفراز نے اپنا یہ سٹائل بدلا اور اپنی نیچرل گیم کھیلی اور سکور کیا۔

انگلینڈ نے دوسری اننگز میں 253 رنز بنائے۔ اس طرح پاکستان کو جیت کیلئے 40 رنز کا ٹارگٹ دیا۔ جو پاکستان نے بغیر کسی نقصان کے پورا کرلیا اور پاکستان 10 وکٹوں سے جیت گیا یہ پاکستان کی ایک بڑی فتح ہے جو پاکستان کی 69 ویں یوم آزادی پر ایک تحفہ پیش کیا گیا ہے۔

یونس خان کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا اور کپتان مصباح الحق کو مین آف دی سیریز کا اعزاز حاصل ہوا۔ انگلینڈ کی دوسری اننگز میں یاسر شاہ نے تباہ کن باؤلنگ کی اور پانچ وکٹیں حاصل کیں۔

اس سیریز میں یاسر شاہ کے ساتھ ساتھ فاسٹ باؤلر سہیل خان نے بہت اچھی باؤلنگ کی اور پاکستان کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔ محمد عامر اس سیریز میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ لیکن آخری ٹیسٹ میچ میں انہوں نے اپنے کیریئر کا سب سے بڑا اسکور کیا یعنی 39 سکور ناٹ آؤٹ رہے۔ چوتھا اور آخری ٹیسٹ جیت کر پاکستان نے سیریز 2-2 سے برابر کر دی اور ٹیسٹ کرکٹ رینکنگ میں دوسری پوزیشن پر آگئے۔

ایک اہم اور قابل فخر بات یہ ہے کہ انڈیا اور ویسٹ انڈیز کا میچ برابر ہونے سے پاکستان نے ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ پہلی پوزیشن حاصل کر لی ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب و موسم یکم ستمبر

طلوع فجر	4:19
طلوع آفتاب	5:41
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	6:36
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	34 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	26 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

یکم ستمبر 2016ء

6:40 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع
12:10 pm	جامعہ احمدیہ یوکے کانووکیشن شاہد کلاس 13 دسمبر 2014ء
1:45 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
7:00 pm	خطبہ جمعہ 26۔ اگست 2016ء

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولاپوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

سٹار جیولرز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

Blue Lines Travel & Tours
اندرون ملک و بیرون ملک کی ایئر ٹکٹس، ٹکٹس ریزرویشن، ہوٹل بکنگ ٹریول انشورنس اور پروٹیکٹر وغیرہ رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔
11/20 ریلوے روڈ (بالمقابل احمد مارکیٹ) ربوہ
PH;047-6211295
Mob:03324749941, 03417949309
Email:bluelines2015@hotmail.com

سٹی پبلک سکول (دارالصدر جنوبی ربوہ)
داخلے جاری ہیں
سٹی پبلک سکول کے نیو سیشن 2016-17 کے حوالے سے کلاس 6th تا کلاس 9th داخلے جاری ہیں جس کے لئے **داخلہ فارم** دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
☆ بہترین عمارت، ماحول، مکمل لیبارٹری، لائبریری کی سہولت
میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ
☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی۔
بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلہ کے لئے دفتر سے فوری رابطہ کریں
☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
رابطہ کے لئے: 047-6214399,6211499

ایکسپریس کوریئر سروس
دنیا بھر میں چھوٹے بڑے پارسل اور کاغذات بھجوانے پر کم ریٹس میں تیز ترین ڈیلیوری DHL اور FEDEX کے ذریعہ 72 گھنٹے میں ڈیلیوری کی سہولت
یوکے تین دن اور جرمنی پانچ دن میں ڈیلیوری
گھر سے سامان پیک کرنے کی سہولت
بروز اتوار بھی بکنگ کی سہولت
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
نزد MCB بنک بالمقابل بیت المہدی گولبازار ربوہ
فون: 0476214955,0476214956
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

لوٹ سیل میلہ
2 ستمبر بروز جمعۃ المبارک
لیڈیز بچگانہ جوتوں کی ورائٹی پر
سیل - سیل - سیل
مس کولیکشن شوز
اقصیٰ روڈ ربوہ

سمیع سٹیل انڈسٹریز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد
0302-7682815:
0332-7682815:

ایک نام
مغل بینکویٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317